QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

منافقین کے ساتھ مخاصمات میں مذکور اسماء الحسنیٰ کے اسرار و حکم

Mysteries and wisdom of Asma al Hasna mentioned in conversations with Hypocrites

Shamim Akhtar
Ph.D Scholar, Department of Islamic studies,The University of Faisalabad, Faisalabad.
Email: shamimakhtar44444@gmail.com
Dr. Ammara Rehman
Assistant Professor, Department of Islamic studies, The University of Faisalabad, Faisalabad. Email: Ammara.rehman@tuf.edu.pk

Asma-ul-Husna refers to the names that Allah as specifically designated for Himself. In the Holy Quran Asma-ul-Husnaa is mentioned at many places. It has a special relationship with the context. Allah Almighty mentioned His special not only a commandments and matter but also in the chapter of faith. The commandments of all semitic religions have been distorted except Islam, in Madina there was a group of people whose leader was a Abdulla bin Ubayy they were hypocrites. They called themselves "Muslim" but in Quran, they were addressed as hypocrites because of their actions and deeds. With reference to the mystery and order of Asma-ul-Husna, it is concluded that the mention of the names of Allah mentioned in the verses of the Mukhasamat (مخاصمات).It refers to a specific direction in each place, including “Sovereignty”, “Power”, “Perfection”, “Divinity”, “Lordship”, “Forgiveness”, and “Oneness”, “All-Knowing”, “The Best Planner” and many wisdom of expressing other, in which there is warning and instruction to the addresses.

Keyword: Colon, Mystery, Wisdom, Asma-ul-husna, Hypocrites, Semitic.

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تعارف:

قران کریم کی آیات کا مطالعہ جہاں انسانوں کے مختلف مذاہب میں سے یہود و نصاریٰ پر روشنی ڈالتا ہے اسی طرح منافقین اور مشرکین کے افکار و نظریات کو واضح کرتے ہوئے ان کے طرز زندگی کو واضح کرتا ہے قران پاک میں مشرکین کے عقائد کو بھی بیان کیا اور پھر منافقین کے طرز عمل کو بھی بیان کیا اس تناظر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء الحسنیٰ کا ذکر فرما کر کئی اسرار و حکم کی جانب اشارہ کیا ہے۔

منافقین کے بارے میں افکار اور طرز عمل کا ذکر کیا یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ قران کریم نے منافقین کے نظریات اور اعمال میں خاص طور پر اعمال کا ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے نظریات دراصل وہی نظریات تھے جن کو اہل اسلام مانتے تھے۔ تاہم ان میں ایک خامی یہ تھی کہ وہ ان عقائد و نظریات پر "اقرار باللسان" تو کرتے تھے مگر یہ لوگ "تصدیق بالقلب" سے عاری تھے یہی وجہ ہے کہ ان کا ذکر اس انداز سے کیا گیا جس سے ان کا طرز عمل واضح ہو۔

امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ان کی دو اقسام بیان کی ہیں:

۱ : ایک وہ گروہ جو زبان سے اسلام کا اقرار کرتا تھا لیکن ان کے دل میں کفر تھا۔

۲ : دوسرا وہ گروہ جو اسلام میں کمزور عقیدہ رکھتے ہوئے داخل ہوا یہ لوگ دراصل اپنی قوم اور قبیلے کے تابع تھے جب ان کی قوم یا قبیلے نے اسلام قبول کیا تو یہ بھی مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو گے۔

امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اس تقسیم میں پہلا گروہ دراصل منافق اعتقادی ہے جو تصدیق بالقلب سے عاری تھے تاہم بعد میں جو تصدیق بالقلب کر چکے ان کا شمار اہل اسلام میں ہے اور جو تصدیق قلبی سے عاری ہے انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ[1]

"بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں"

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَهُوَ فِي الشَّرْعِ يَنْقَسِمُ إِلَى قِسْمَيْنِ: أَحَدُهُمَا: النِّفَاقُ الْأَكْبَرُ، وَهُوَ أَنْ يُظْهِرَ الْإِنْسَانُ الْإِيمَانَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَيُبْطِنَ مَا يُنَاقِضُ ذَلِكَ كُلَّهُ أَوْ بَعْضَهُ، وَهَذَا هُوَ النِّفَاقُ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّ أَهْلِهِ وَتَكْفِيرِهِمْ، وَأَخْبَرَ أَنَّ أَهْلَهُ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ. وَالثَّانِي: النِّفَاقُ الْأَصْغَرُ، وَهُوَ نِفَاقُ الْعَمَلِ، وَهُوَ أَنْ يُظْهِرَ الْإِنْسَانُ عَلَانِيَةً صَالِحَةً، وَيُبْطِنَ مَا يُخَالِفُ ذَلِكَ.[2]

[1] An-Nisāʾ 4:145

[2] ʻAbd al-Raḥmān ibn Aḥmad Ibn Rajab, Jāmiʻ al-ʻUlūm wa al-Ḥikam (Bayrūt, Lubnān: Muʼassasat al-Risālah, 2001), 481:2.

"(نفاق) شریعت میں دو قسموں پر ہے پہلی قسم: نفاق اکبر ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور اخرت کے دن پر ایمان ظاہر کرے اور ان تمام کے یا ان میں سے بعض کے منافی امور کو چھپائے رکھے، یہی وہ نفاق ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور قران میں اسی نفاق والوں کی مذمت اور تکفیر نازل ہوئی، اور خبر دی گئی کہ وہ جہنم کے نچلے طبقہ میں رہیں گے_ دوسری قسم: نفاق اصغر یا عملی نفاق ہے: اور وہ یہ ہے کہ انسان نیک اعمال کا اظہار کرے اور اس کے خلاف کو چھپائے رکھے"

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول نے منافق کی حقیقت اور تقسیم کو مکمل طور پر واضح کر دیا ہے جس میں انہوں نے اسے "نفاق اکبر" اور "نفاق اصغر" کا نام دیا ہے اور مراد یہاں بھی وہی اقسام ہیں جس کی جانب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اشارہ کیا تھا۔ یعنی "منافق اعتقادی" اور "منافق عملی"۔ قران کریم میں انہی اقسام کی بنا پر منافقین سے مجادلہ کیا ہے اور ان کے طرز عمل کا ذکر کیا ہے چنانچہ منافق اعتقادی کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَۘ۝۸[3]

”اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔

﴿ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَؕ۝۹ ﴾[4]

فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْۚ وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰىۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا۝۱۴۲ۙ مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ ۖۗ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا۝۱۴۳[5]

”بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جیسے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے، اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لئے کوئی راہ نہ پائے گا۔“

ان آیات طیبہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کس قدر ان کے طرز عمل کو قران کریم میں واضح فرمایا ہے اور ان کے طریقہ کار، دھوکہ دہی اور چال سازی کو فاش کیا ہے۔ مزید براں ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی کتاب منافقت اور اس کی علامات میں سورۃ البقرہ

[3] Al-Baqarah 2:8
[4] Al-Baqarah 2:9
[5] An-Nisā’ 4:142–143

کے ابتدائی حصہ (آیات ۸ تا ۲۰) میں منافقین کا جو تذکرہ کیا ہے اس پر تفصیلی کلام کے ساتھ منافقین کی حسب ذیل علامات کو واضح کیا ہے۔

ا. دعوی ایمان صرف زبانی حد تک کرنا اور باطن کا اس کی تصدیق سے خالی ہونا۔

.2 محض توحید و آخرت پر ایمان کو کافی سمجھنا اور رسالت محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان اس قدر ضروری نہ سمجھنا۔

.3 دھوکہ دہی اور مکر و فریب کی نفسیات۔

.4 یہ سمجھنا کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری حالت نفاق سے بے خبر ہے۔

.5 یہ سمجھنا کہ ہم اپنے مکاریوں، حیلہ سازیوں اور چالاکیوں سے دوسروں کو فریب دینے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

.6 قلب و باطن کا بیمار ہونا۔

.7 جھوٹ بولنا۔

.8 نام نہاد اصلاح کے پردے میں فساد انگیزی یعنی مفسدانہ طرز عمل کے باوجود خود کو صالح و مصلح سمجھنا۔

.9 دوسروں کو بے وقوف اور صرف خود کو اہل عقل و دانش سمجھنا۔

.10 امت مسلمہ کی اکثریت کو گمراہ تصور کرنا۔

.11 اجماع امت یا سواد اعظم کی پیروی نہ کرنا۔

.12 کردار کا دوغلاپن اور ظاہر و باطن کا تضاد۔

.13 اہل حق کے خلاف مخفی سازشیں اور تخریبی منصوبے تیار کرنا۔

.14 اہل حق کے استہزاء کی نفسیات۔

.15 مسلمانوں پر طنز طعنہ زنی اور ان کی تحقیر و تمسخر کے درپے ہونا۔

.16 باطل کو حق پر ترجیح دینا۔

.17 سچائی کو روشن دیکھتے ہوئے بھی اس سے آنکھیں بند کر لینا۔

.18 تنگ نظری، تعصب اور عناد میں اس حد تک پہنچ جانا کہ کان حق سن نہ سکیں زبان حق کہہ نہ سکے اور آنکھیں حق دیکھ نہ سکیں۔

.19 اسلام کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات سے گھبرانا اور ان سے بچاؤ کی تدابیر کرنا۔

.20 اہل حق کی کامیابیوں پر دنگ رہ جانا اور ان پر حسد کرنا۔

.21 مفاد پرستانہ طرز عمل یعنی مفادات کے حصول کے لیے اہل حق کا ساتھ دینا اور خطرات و مصائب میں قربانی سے گریز کرتے ہوئے ان سے علیحدہ ہو جانا۔

.22حق کے معاملے میں نیم دلی اور تذبذب کی کیفیت میں مبتلا رہنا۔[6]

یہ منافقین کی علامات اور ان کی نفسیاتی کیفیات ہیں جس کے متعلق قران کریم نے اشارات فرمائے ہیں تاہم اگر احادیث کا بھی مطالعہ کیا جائے تو اس میں بھی مزید علامات سامنے اتی ہیں جو ہمیں منافقین اور ان کے طرز عمل کے بارے میں تفصیلی اگاہی فراہم کرتی ہیں۔

قران کریم اور منافقین:

یہود و نصاریٰ کا قران کریم میں جس طرح اکثر بیشتر اکٹھا تذکرہ ملتا ہے اسی طرح قرآنی آیات کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی مانند قران کریم میں مشرکین اور منافقین کا بھی ایک ساتھ اکثر اکٹھا ذکر سامنے آتا ہے تاہم بعض مقامات پر جزوی ذکر بھی موجود ہے قران کریم کے مشرکین و منافقین کے اکٹھے ذکر کرنے کے اسرار و حکم کا مطالعہ کیا جائے تو یہاں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ چونکہ منافقین میں سے زیادہ تر وہی لوگ تھے جو اولین ادوار میں مشرکین اور کفار کے ساتھ تھے اور انہی میں سے تھے لیکن جب انہوں نے اسلام کو پھیلتا اور پھلتا پھولتا دیکھا تو اسلام کے لیے فتن پیدا کرنے کے سبب یہی مشرکین اور کفار بظاہر اسلام قبول کر گئے مگر دل میں مشرکین کے اعتقادات پر ہی قائم رہے ان کے جزوی نظریات وہی تھے جو مشرکین کے تھے جس کے سبب ان کے طرز اعمل پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کا ذکر ایک ساتھ کیا تاکہ جہاں مشرکین سے مجادلہ درپیش ہو وہاں انہیں بھی یعنی منافقین کو تنبیہ رہے۔

منافقین کے طرز عمل پر غور کیا جائے اور ان کے متعلق آیات مخاصمہ کا مطالعہ کیا جائے تو آیات میں "منافق اعتقادی" اور "منافق عملی" سامنے آتے ہیں اول الذکر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِۚ[7]

"بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں۔"

نزول قران کے وقت یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اسلام کے راستے میں رخنہ ڈالا اور ہر ممکن صورت میں اسلام کے خلاف سازشیں کر کے اہل اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی سازشوں کو ناکام فرمایا اور انہیں آیات قرانی میں ہدایت کی راہ دکھائی تاکہ یہ لوگ سچے اور پکے ایمان والے ہو جائیں تاہم قران کریم نے ان منافقین کے طرز عمل کو ایات مخاصمہ میں خصوصی طور پر بیان کیا ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے متعلق جو غیر اخلاقی رویہ اختیار کیا وہ غیر مناسب تھا انہوں نے نہ صرف ایمان لانے میں کج روی اختیار کی بلکہ جعل سازی، دھوکہ اور مکاری کا بھی بھرپور مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں ان کی مکاری کا بیانیوں فرمایا:

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَؕ۝۹[8]

[6] Muḥammad Ṭāhir al-Qādirī, Nifāq aur Uski ʻAlāmāt, Minhāj al-Qur'ān Publications, Lāhawr, 2007, Ṣafḥah 58–60

[7] An-Nisā' 4:145

"فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں"

یعنی منافقین کا رویہ یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کو دھوکہ اور فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں مگر حقیقتا اللہ تعالیٰ کو کون دھوکہ دے سکتا ہے بلکہ منافقین خود دھوکے اور فریب میں مبتلا ہیں اور لاشعوری طور پر اس میں مبتلا ہو چکے ہوئے ہیں۔

منافقین سے اللہ تعالیٰ نے کئی آیات کے ذیل میں مخاصمات کا ذکر فرمایا ہے جن میں ان کے عقائد، نظریات اور افکار پر پکڑ فرمائی ہے اور رسالت اور توحید کے منافی نظریات کا رد کرتے ہوئے عقلی اور نقلی دلائل کی جانب اشارہ کیا ہے اس تناظر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء الحسنیٰ کا بھی ذکر فرمایا ہے جو ان آیات میں موجود مخاصمات پر روشنی ڈالتے ہیں اور مختلف اسرار و حکم کو واضح کرتے ہیں۔

ایمانیات اور منافقین:

ایمانیات قرآن کریم کا اہم ترین موضوع ہے جس میں اسلام کے بنیادی عقائد کا بیان شامل ہے ان بنیادی عقائد پر ایمان لانا ہر ایک مسلمان کے لیے ضروری اور لازم ہے ان پر ایمان لائے بغیر یا ان کو ماننے کے سلسلہ میں کمی کے ساتھ بندہ اسلام میں داخل ہی نہیں ہو سکتا ایمانیات میں ان بنیادی عقائد کے بارے میں اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کا ہونا بھی ضروری ہے جو کوئی بندہ زبانی اقرار اور قلبی تصدیق میں سے کسی ایک کو مکمل نہ کر پائے وہ مسلمان نہیں ان بنیادی عقائد کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک ساتھ یوں بیان فرمایا ہے:

وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ[9]

"بلکہ اصلی نیکی وہ ہے جو اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے"

اس ایت مبارکہ میں اسلام کے پانچ بنیادی عقائد کا ذکر کیا گیا ہے جس میں درج ذیل ایمان شامل ہیں:

1۔ ایمان بالتوحید (توحید باری تعالیٰ پر ایمان)

2۔ ایمان بالرسالت (رسولوں پر ایمان)

3۔ ایمان بالکتب (آسمانی کتابوں پر ایمان)

4۔ ایمان بالملائکہ (فرشتوں پر ایمان)

5۔ ایمان بالآخرۃ (آخرت پر ایمان)

یہ ایمان کی اگرچہ بنیاد ہے مگر منافقین نے ایمانیات کے اس باب میں کوتاہی میں مبتلا رہے قرآنی مخاصمات میں اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمانیات کے بارے میں یوں فرمایا:

---

[8] Al-Baqarah 2:177

[9] Al-Baqarah 2:9

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ [10]

"اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں"

امام ابو اسحاق الزجاج "معانی القرآن و اعرابہ" میں ذکر کرتے ہیں کہ اس ایت میں "من الناس" سے مراد منافقین ہیں۔ لکھتے ہیں:

" وقوله عزَّ وجلَّ: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ)[11] عنى بذلك المنافقين"[12]

ایک اور مقام پر اسی مضمون کے متعلق یوں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَایُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَابِالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًافَسَآءَقَرِیْنًا۝وَ مَا ذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا۝ [13]

"اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا تو کتنا برا مصاحب ہے۔ اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر اور اللہ کے دیئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے اور اللہ ان کو جانتا ہے۔"

اس ایت مبارکہ کے بارے میں علامہ واحدی لکھتے ہیں تو یہاں سے مراد منافقین ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"{والذين ينفقون أموالهم رئاء الناس} أيْ: المنافقين" [14]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں "ایمان بالتوحید اور ایمان بالاخرت کا ذکر تھا منافقین کے ایمان "بالرسالہ" کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا:

اِذَاجَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِۘ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗؕ وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَۚ۝ [15]

"جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔"

---

[10] Aydan: 2:8

[11] Aydan: 2:8

[12] Ibrāhīm ibn al-Sarī Zajjāj, Maʿānī al-Qurʾān wa Iʿrābuh (Bayrūt:ʿĀlam al-Kutub, 1988), 84:1.

[13] An-Nisāʾ 4:38–39

[14] ʿAlī ibn Aḥmad Wāḥidī, Al-Wajīz fī Tafsīr al-Kitāb al-ʿAzīz (Dimashq: Dār al-Qalam, S.N), Jild 1, Ṣafḥah 264

[15] Al-Munāfiqūn 63:1

ان آیات مبارکہ سے منافقین کا طرز عمل اور ان کے ایمان کے متعلق جو معلومات ملتی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ اولین تو منافقین اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے تھے ثانیاً وہ ایمان بالرسالت محمدی میں بھی متذبذب تھے ثالثاً وہ اخرت کا بھی انکار کرتے تھے اور رابعاً وہ ریاکاری اور دکھلاوا کیا کرتے تھے جس سے ان کا طرز عمل ظاہر ہو رہا ہے ان آیات مبارکہ میں اسماء الحسنیٰ میں سے اسم جلالت "اللہ" اور اسم الٰہی "العلیم" کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ ایک اور آیت مبارکہ میں منافقین سے اللہ اور رسول کریم کے منکر ہونے کا یوں ذکر کیا گیا ہے:

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ [16]

"تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستّر بار ان کی معافی چاہوگے تو اللہ ہر گز انہیں نہیں بخشے گا یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔"

اس آیت مبارکہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے منافقین کے منکر رسالت محمدی ہونے کا ذکر کیا ہے وہیں اسماء الحسنیٰ میں سے اسم جلالت "اللہ" کا ذکر کیا گیا ہے اور بخشش اور مغفرت کا ذکر کر کے اپنے رحمت والے اسماء "الغفور"، "العفو"، "الغفار" وغیرہ ذالک کی جانب اشارہ کیا ہے تاہم اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی کلی اور قلبی کیفیت کو یوں بیان کیا ہے:

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ [17]

"جب کہتے تھے منافق اور وہ جن کے دلوں میں آزار ہے کہ یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

منافقین کے بیان سے متعلق اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسم جلالت "اللہ کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے ساتھ اپنی صفات "العزیز" اور "الحکیم" کا ذکر فرمایا ہے مذکورہ تفصیلات سے منافقین کا ایمانیات کے حوالے سے خاطر خواہ جائزہ قران کریم میں پیش کیا گیا ہے جس میں ان کے اعتقاد کے بارے میں وضاحت ہوتی ہے لیکن ایمانیات منافقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے جن اسماء الحسنیٰ یعنی "اللہ"، "العفو"، "الغفور"، "الغفار"، "العلیم"، "العزیز"، "الحکیم"، کا ذکر فرمایا ہے اس میں کئی اسرار و حکم پنہاں ہیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

1۔ اسم جلالت "اللہ" کا ذکر حقیقی معبود کی طرف اشارہ ہے جس میں منافقین کے ظاہری پن اور ریاکاری کی بنا پر باطل خداؤں کا رد ہے مزید یہ کہ ہوائے نفسانی جسے انہوں نے اپنا خدا تصور کر رکھا ہے اس سے متعلق تنبیہ ہے.

2۔ اسم الٰہی العلیم میں یہ راز موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ 'منافقین کے کاموں کو جانتا ہے حتیٰ کہ ان کے دلوں کے احوال سے بھی واقف ہے یعنی ان کے ظاہری کلام اور طرز عمل کے ساتھ ان کے باطنی خیالات کو بھی جانتا ہے۔

---

[16] At-Tawbah 9:80

[17] Al-Anfāl 8:49

3۔اسم الٰہی "الحکیم" کے ذکر سے یہ اسرار و حکم سامنے اتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اگرچہ ان کے ظاہر اور باطن کو جاننے والا ہے مگر اس کے باوجود وہ ان کے اعمال پر فورا پکڑ نہیں فرماتا کیونکہ فوری سزا نہ دینا اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہے اور انہیں مہلت دینا اللہ تعالیٰ کی منشاء۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ انہیں مہلت دے تاکہ وہ ایمان میں مکمل طور پر داخل ہو جائیں مزید یہ کہ منافقین جو کہ اسلام میں فتنے کی صورت میں سامنے ائے ہیں اور فتنوں کا مقابلہ حکمت سے کیا جاتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کے لیے اس فتنے کے ذکر کے ساتھ "الحکیم "کا ذکر کر کے حکمت عملی اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔

.4۔اسماء الحسنی میں سے "العزیز" جس کے مفہوم میں "غالب"کا معنی پایا جاتا ہے ایات مخاصمہ میں اس اسم پاک کا ذکر کرنے کی یہ حکمت سامنے آتی ہے کہ منافقین جو بھی کر لیں جیسا بھی رویہ اختیار کر لیں چاہے اسلام کے خاتمے کی جتنی بھی سازشیں کر لیں اللہ تعالیٰ ہی ہمیشہ ان کی چال بازیوں پر غالب انے والا ہے۔

5۔اسماء الحسنیٰ "العفو" "الغفور"اور" الغفار" کی طرف بھی ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے جس کے اسرار و حکم میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش و مغفرت ہر کسی کے لیے ہے کوئی بھی شخص جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے چاہے وہ منافق ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرنے پر وہ انہیں معاف فرمادے گا اور ان کی توبہ بھی قبول فرمائے گا ہم کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ایک اسم "التواب"یعنی وہ"بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا" بھی ہے۔

نتائج:

الغرض اس تمام بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قران کریم میں مختلف مقامات پر منافقین کا تذکرہ کیا گیا ہے مگر ان میں سے ایک بات مناسبت قرآنیہ سے تعلق رکھتی ہے وہ یہ کہ منافقین اور مشرکین کا تذکرہ دوسرے مذاہب اور افکار کی بجائے اکٹھا بار بار کیا گیا ہے ۔ اس تذکرہ میں منافقین کا رویہ ایمانیات کے باب میں مشرکین سے قدرے مختلف نہ تھا کیونکہ یہ منافقین میں اکثر اور بیشتر دراصل وہی لوگ تھے جو پہلے مشرکین تھے اگرچہ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ چکے تھے مگر افکار و نظریات میں مثل مشرکین ہی تھے،یہی سبب ہے کہ ایات مخاصمہ میں ان کا ذکر ایک ساتھ ہے مزید براں منافقین سے متعلق ایات مخاصمہ میں جن اسماء الحسنیٰ کا ذکر ایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے ساتھ اس کی الوہیت اس کی وحدانیت علم وحکمت بخشش اور مغفرت کا بھی اظہار کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اسلام کو سچے دل سے قبول کرے تو وہ اپنے قبول کرنے میں سابقہ زندگی کے متعلق تنگی محسوس نہ کرے پس نتیجہ یہ نکلا کہ جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ کا ذکر ہے وہاں اس کا قرآنی آیات سے گہرا تعلق ہے۔